صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 6

منگل 9 فروری 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 9 فروری 2016ء 29 ربیع الثانی 1437 ہجری 9 تبلیغ 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 33

خالص سچائی

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں لکھ لیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ میں نے عرض کیا: رضا کی باتیں بھی اور ناراضگی کی باتیں بھی؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: ہاں۔ کیونکہ میرے شایان شان یہی ہے کہ میں صرف حق بات ہی کروں۔

(مسند احمد بن حنبل، جزء 2 صفحہ 207 الکنی والاسماء للدولابی، جزء 2 صفحہ 445)

اعمال کیلئے اخلاص شرط ہے۔ اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ ذرہ بھر نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اعمال کی اصلاح کیلئے بھیجا تھا جن میں سے ایک جھوٹ سے بچنا بھی ہے

ہر احمدی اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ جھوٹ کا سہارا تو نہیں لے رہا۔ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنے تمام معاملات کو نبٹانا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 فروری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے 27 دسمبر 1905ء کو اس بات کی وضاحت کیلئے ایک تقریر فرمائی کہ صرف کسی نبی کی وفات ثابت کرنے کے لئے میری بعثت نہیں ہوئی اور صرف اتنی سی بات کے لئے اللہ تعالیٰ کو یہ سلسلہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اور بہت سی باتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کی عملی حالت بھی بگڑ چکی تھی۔ ان عملی حالتوں کے بارے میں جو باتیں آپ نے بیان فرمائیں، جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے، ان میں سے ایک جھوٹ سے بچنا اور سچائی کا قیام ہے۔ اور اس حوالے سے آپ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اپنے سچائی کے معیاروں کو بلند کرو۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہی نشانی بتائی ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ پس خدا تعالیٰ کے بندے وہ ہیں جو جھوٹ نہیں بولتے اور اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بناتے۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرح جھوٹ سے بچے تو ایک ایسی تبدیلی وہ اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے جو حقیقی مومن بناتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تفرقہ بازی کا موجب دنیا کی محبت ہے۔ اللہ کی محبت اور اتباع رسول ﷺ کے بجائے دنیا کو مقدم کیا گیا ہے۔ سچی اتباع آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے، آپؐ تو دین کو دنیا پر مقدم کرتے تھے نہ کہ دنیا کو دین پر۔ صحابہؓ نے وہ چلن اختیار کیا تھا پھر دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچایا۔ انہوں نے دنیا پر لات ماردی تھی اور بالکل حب الدنیا سے الگ ہو گئے تھے۔ اپنی خواہشوں پر ایک موت وارد کرلی تھی۔ اب تم اپنی حالت کا ان سے مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ کیا انہیں قدموں پر ہو۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔ اس سے بڑی اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ لوگ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے، بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنا ایک مقدمہ ڈاک خانہ والا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گزارا نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ سچائی کا حامی و مددگار ہے۔ جو شخص سچائی اختیار کرے گا، کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو، اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں ہے۔ فرمایا کہ ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اسی طرح جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پھر میں برکت دوں گا۔ فرماتے ہیں کہ دنیا دار خود ہی ایسی باتیں بنا لیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گزارا نہیں، یہ سب خیالی باتیں ہیں جو عدم معرفت سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسی نیکی جس میں گند ملا ہوا ہو کسی کام کی نہیں، خدا تعالیٰ کے حضور اس کی کچھ قدر نہیں۔ اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ ذرہ بھر کسی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے۔ پس اپنے آپ کو شرک سے پاک کرو اور اپنی عملی حالتوں کو ایسا بناؤ کہ شرک کا شائبہ تک نہ ہو۔ سچائی کو قائم کرو اور جھوٹ سے نفرت کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی جائزہ لے کہ کیا مقدمات میں، کاروباروں میں منافع کی خاطر یا رشتے طے کرتے وقت غلط بیانی سے کام تو نہیں لیتے، کیا ہر طرح سے قول سدید سے کام لیتے ہیں۔ حکومت سے سوشل اور ویلفیئر الاؤنس لینے کیلئے جھوٹ کا سہارا تو نہیں لیتے۔ پھر اسائیلم کے معاملات ہیں، جائزہ لیں کہ غلط بیانی سے کام تو نہیں لیا جا رہا۔ اسی طرح عہدیدار بھی اپنا جائزہ لیں کہ کیا وہ اپنی رپورٹس میں غلط بیانی تو نہیں کرتے۔ فرمایا کہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے معاملات نبٹائے جانے چاہئیں۔ پس بہت گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے مفادات اپنی اناؤں سے باہر نکل کر خدا تعالیٰ کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے معاملات نبٹانے چاہئیں۔ سب سے بڑا گناہ جس نے لوگوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت دل میں ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ڈرنا چاہئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا کرنے والے، سچائی کے معیار کی اہمیت کو سمجھنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم قاسم طورے صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ جو وہاں کے مقامی باشندے تھے کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

ہفتہ وقف جدید

امرائے کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و وقف جدید سے گزارش ہے کہ مورخہ 12 تا 19 فروری 2016ء ہفتہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔

حضرت فضل عمر بانی تحریک وقف جدید فرماتے ہیں۔

''احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔''

اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت میں وقف جدید کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے تمام جماعتوں کو ''ہفتہ وقف جدید'' برائے مساعی خاص وقف جدید اہتمام کرنے کی درخواست ہے۔

وقف جدید کے چندے حسب ذیل ہیں۔

(1) بالغان (لجنہ، خدام، انصار)

(2) دفتر اطفال (اطفال، ناصرات اور 7 سال سے کم عمر کے بچے/ بچیاں)

(3) امداد مراکز نگر پارکر

وعدوں اور وصولی کے حصول کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری امور مدنظر رہیں۔

☆ اگر آپ نے جماعت کے وعدے تا حال نہیں بھجوائے تو جلد مکمل کر کے بھجوائیں اور وعدوں کے ساتھ وصولی مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

☆ اگر آپ وعدے بھجوا چکے ہیں تو وعدوں پر نظر ثانی کی درخواست ہے۔ اچھی طرح چیک کر لیں کہ کوئی فرد جماعت اس الٰہی تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ نیز جن احباب کے وعدے ان کی مالی حیثیت سے کم نظر آتے ہیں انہیں

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم ناصر جاوید خان صاحب ابن مکرم صفدر علی خان صاحب مرحوم بعارضہ کینسر بیمار ہیں اور آجکل لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں جہاں ان کی کیموتھراپی کی جا رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء سے نوازے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

I. 72

خطبہ جمعہ

01-01-2016

آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور یہ جمعۃ المبارک کے بابرکت دن سے شروع ہو رہا ہے۔ حسب روایت نئے سال کے شروع ہونے پر ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ مجھے بھی نئے سال کے مبارکباد کے پیغام احباب جماعت کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ایک دوسرے کو مبارکباد دیں دے رہے ہوں گے۔ مغرب میں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات ساری رات ہاہُو، شراب نوشی، ہلڑبازی اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں جسے فائر ورکس (Fireworks) کہتے ہیں، سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کل دبئی میں بھی اسی طرح کے فائر ورکس کی خبریں آ رہی تھیں۔ جہاں یہ سب تماشے دکھا رہے تھے، وہیں اس کے ساتھ ایک 63 منزلہ عمارت کو لگی ہوئی آگ کے نظارے بھی دکھائے جا رہے تھے جو راکھ کا ڈھیر ہو گئی تھی

احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزاردی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی۔ ہم کسی سند کے خواہشمند ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی بندہ بن کر سند لینے کی ہے اور اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کر لیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حق دار بنا دیا۔ بیشک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو سکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو

حضرت اقدس مسیح موعود کی اپنی جماعت کو نصائح میں سے ایک انتخاب۔ یہی باتیں ہیں جو صرف سال کے پہلے دن ہی نہیں بلکہ سال کے بارہ مہینوں اور 365 دنوں کو بابرکت کریں گی

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں کو آپ کی خواہش کے مطابق ڈھالنے والے ہوں اور ہمارے قدم ہر آن نیکیوں کی طرف بڑھنے والے قدم ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو ضائع کرنے والے نہ ہوں بلکہ ان دعاؤں کا جو آپ نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں ہمیشہ وارث بنیں۔ اس دعا کے ساتھ میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو ہمارے لئے ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بیشمار برکات کا باعث بنائے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم جنوری 2016ء بمطابق یکم صلح 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور یہ جمعۃ المبارک کے بابرکت دن سے شروع ہو رہا ہے۔ حسب روایت نئے سال کے شروع ہونے پر ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ مجھے بھی نئے سال کے مبارکباد کے پیغام احباب جماعت کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہوں گے۔ مغرب میں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات، ساری رات ہاہُو، شراب نوشی ہلڑبازی اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں جسے فائر ورکس (Fireworks) کہتے ہیں، سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ اب مسلمان ممالک میں بھی نئے سال کا اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کل دبئی میں بھی اسی طرح کے فائر ورکس کی خبریں آ رہی تھیں۔ جہاں یہ سب تماشے دکھا رہے تھے، وہیں اس کے ساتھ ہی ایک 63 منزلہ عمارت کو لگی ہوئی آگ کے نظارے بھی دکھائے جا رہے تھے جو راکھ کا ڈھیر ہو گئی تھی۔ لیکن ٹی وی پر بار بار اعلان ہو رہا تھا کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اس عمارت میں یہ آگ لگی ہے تو لگی رہے۔ تباہی ہوتی ہے تو ہوتی رہے۔ ہم تو اس جگہ کے سامنے اس کے قریب ہی اپنے پروگرام کے مطابق پھلجڑیاں چھوڑیں گے اور تماشے کریں گے۔

ویسے تو اس وقت اکثر مسلمان ملکوں کی حالت بری ہے لیکن بہرحال یہ ایک اظہار ہے۔ ان ملکوں سے دنیاداری کے اظہار ہو رہے ہیں جن کے پاس پیسہ ہے۔ اگر آگ وہاں نہ بھی لگی ہوتی تو اس حالت کا یہ تقاضا تھا کہ مسلمان امیر ملک یہ اعلان کرتے کہ ہم ان فضول چیزوں میں پیسہ برباد کرنے کی بجائے جو بہت سارے مسلمان متاثرین ہیں ان کی مدد کریں گے لیکن یہاں تو اپنی تعلیم بھول کر ان کا یہ حال ہے کہ کچھ دن پہلے دبئی سے ہی یہ بھی خبر آ رہی تھی کہ ان کا جو سب سے بڑا ہوٹل ہے اس میں دنیا کا مہنگا ترین کرسمس ٹری (Christmas Tree) لگایا گیا ہے جس کی مالیت گیارہ ملین ڈالر کی تھی۔ تو یہ تو اب امیر مسلمان ملکوں کی ترجیحات ہو چکی ہیں۔

لیکن احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزاردی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی۔

اگر ہم کسی سند کے خواہشمند ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی (مومن) بن کر سند لینے کی ہے اور اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کر لیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حق دار بنا دیا۔ بیشک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو سکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو مستقل نیکیاں اپنے بندے سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ مستقل اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ نیکیاں بجالانے والا ہو۔ نمازوں اور تہجد کے ساتھ دلوں میں ایک پاک انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے تب خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ کسی قسم کی ایسی نیکی جو صرف ایک دن یا دو دن کے لئے ہو وہ نیکی نہیں ہے۔

پس ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ کس قسم کے عمل اور رویے ہمیں اپنانے ہیں یا اپنانے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ

01-01-2016

کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائیں۔اس کے لئے میں نے آج زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی بعض نصائح کو لیا ہے جو آپ نے مختلف وقتوں میں اپنی جماعت کو کی ہیں تاکہ مستقل مزاجی اور ایک تسلسل کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں۔یہی باتیں ہیں جو صرف سال کے پہلے دن ہی نہیں بلکہ سال کے بارہ مہینوں اور 365 دنوں کو بابرکت کریں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اب دنیا کی حالت کو دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔‘‘

فرمایا کہ:’’یہ بڑی غور طلب بات ہے اس کو سرسری نہ سمجھو۔(مومن) بننا آسان نہیں ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور (دین) کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے اگر بدوں اتباع (مومن) کہلاتے ہو‘‘۔(یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں کرتے، آپ کے اُسوہ پر نہیں چلتے، قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے) فرمایا کہ’’نام اور چھلکے پر خوش ہونا دانشمند کا کام نہیں ہے‘‘۔(پس اگر یہ اتباع نہیں کر رہے تو پھر تو چھلکا ہی ہے) فرمایا کہ’’کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہو جا۔اس نے کہا تُو صرف نام ہی پر خوش نہ ہو جا۔(یہودی کہنے لگا کہ) مَیں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اسے دفن کر دیا‘‘۔(اب خالد کا مطلب یہ ہے لمبا رہنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا۔لیکن اس نام سے تو اس کو زندگی نہیں مل گئی۔اس کی زندگی تو ایک دن بھی نہ رہی) فرمایا کہ’’پس حقیقت کو طلب کرو۔نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔......وہی حالت پیدا کرو اور دیکھو اگر وہی حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پیَرو ہو‘‘۔(شیطان کے پیچھے چل رہے ہو۔)’’غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہئے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ......اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بنو‘‘۔

(دین) دنیا کی نعمتوں سے منع نہیں فرماتا بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین فرماتا ہے۔اس بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’(دین) نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔یہ بزدلوں کا کام ہے۔مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے، نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر‘‘۔

فرمایا کہ: رَبَّنَآ اٰتِنَا (-)(البقرۃ:202) اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا (-) اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَۃُ الدُّنْیَا کو، جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے‘‘۔(ایسی دنیا کو پہلے رکھا ہے، مقدم کیا ہے کہ اس کی حسنات حاصل کرو جو دنیا آخرت کی حسنات کا موجب بنے)’’اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَۃُ الدُّنْیَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا جو ایک مومن (-) کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔نہ ہم جنسوں میں کسی عار اور شرم کا باعث ہو۔ایسی دنیا بے شک حسنۃ لآخرۃ کا موجب ہوگی‘‘۔

پس فرمایا کہ ایسی دنیا تلاش کرو جس سے کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔جس سے ہم جنسوں میں کسی شرم اور عار کا باعث نہ بن جاؤ تو پھر تمہاری ایسی دنیا جو ہے وہ آخرت کے لئے حسنات کا موجب ہے اور ایسی دنیا کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے۔

پھر فرمایا کہ’’سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے۔دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔‘‘(اگر اس میں حسنات نہیں ہیں تو پھر یہ دنیا بھی جہنم بن جاتی ہے۔) فرمایا کہ’’اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولّی نہیں ہوتا۔فرمایا کہ’’یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دمِ نقد بہشت ہی ہوتا ہے۔‘‘(یعنی یہ دنیا میں بہشتی بن جاتا ہے۔)’’ہرگز نہیں۔وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کی انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوْتُنَّ (-)۔ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں‘‘۔(صرف دنیا کی لذتیں تو ایک حرص پیدا کرتی ہیں جس سے پیاسے کی پیاس بیماری کی طرح بھڑکتی ہے اور اُسے بڑھا دیتی ہیں) فرمایا کہ’’استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے‘‘۔فرمایا’’اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے‘‘(یعنی احمدیوں کی نظر سے) یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور ازخود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔‘‘(یعنی دوری پیدا ہو جائے۔اللہ تعالیٰ سے تعلق ختم ہو جائے۔)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (-) سے یہ ثابت ہے کہ انسان ان صفات کو اپنے اندر لے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے ساری صفتیں سزاوار ہیں جو ربّ العالمین ہے۔یعنی ہر عالم میں، نطفہ میں، مضغہ وغیرہ سارے عالموں میں، غرض ہر عالم میں۔ پھر رحمٰن ہے پھر رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے۔اب اِیَّاکَ نَعْبُدُ جو کہتا ہے تو گویا اس عبادت میں وہی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مالکیت صفات کا پرتَو انسان کو اپنے اندر لینا چاہئے‘‘۔(یہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں ان کو اپنے اندر بھی اختیار کرنا چاہئے) فرمایا کہ’’کمال عبد انسان کا یہی ہے کہ (-) یعنی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے‘‘(ان صفات کو اپنائے)’’اور جب تک اس مرتبہ تک نہ پہنچ جاوے تھکے نہ ہارے۔اس کے بعد خود ایک کشش اور جذب پیدا ہو جاتا ہے جو عبادت الٰہی کی طرف اسے لے جاتا ہے‘‘۔(یہ حالتیں، یہ صفات پیدا ہوں گی تو پھر عبادت الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور عبادت الٰہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے)’’اور وہ حالت اس پر وارد ہو جاتی ہے جو یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ کی ہوتی ہے۔‘‘

اس بارے میں فرماتے ہوئے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔اس لئے ہمیشہ اپنی موت کو سامنے رکھو۔تبھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل بھی ہو سکتا ہے۔تبھی انسان ان صفات کو بھی اپنا سکتا ہے فرمایا کہ:

’’کسی کو کیا معلوم ہے کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہے۔بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دورانِ خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مر جاتے ہیں‘‘۔(ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں۔فرمایا کہ)’’وزیر محمد حسن خان صاحب ہوا خوری کر کے آئے تھے اور خوشی خوشی زینے پر چڑھنے لگے۔ایک دو زینے چڑھے ہوں گے کہ چکر آیا، بیٹھ گئے۔نوکر نے کہا کہ مَیں سہارا دوں۔کہا نہیں۔پھر دو تین زینے چڑھے پھر چکّر آیا اور اسی چکر کے ساتھ جان نکل گئی‘‘۔ایسا ہی

01-01-2016

(ایک اور شخص کا ذکر فرمایا) ''غلام محی الدین کونسل کشمیر کا ممبر یکدفعہ ہی مر گیا''۔ فرمایا ''غرض موت کے آ جانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کس وقت آ جاوے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہوں۔ پس دین کی غمخواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (-) (الحج:22) ساعت سے مراد قیامت بھی ہوگی ہم کو اس سے انکار نہیں مگر اس میں سکرات الموت ہی مراد ہے کیونکہ انقطاعِ تام کا وقت ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یکدفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجیب قسم کا زلزلہ اس پر طاری ہوتا ہے۔ گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے'' (جب موت کی ایسی حالت ہوتی ہے۔) ''اس لئے انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے''۔ (جب موت کا وقت قریب ہوتا ہے، نزع کی حالت میں ہوتا ہے یا ویسے ہی حالت طاری ہوتی ہے تو اصل چیز فرمایا یہی ہے۔ یہ بہت بڑی چیز ہے اس کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور فرمایا کہ سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے) ''اور دنیا اور اس کی چیزیں اس کی ایسی محبوبات نہ ہوں جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اس کی تکالیف کا موجب ہوں''۔

اور جب یہ یاد ہوگا تو پھر انسان نیکیاں بجالانے کی کوشش کرے گا۔ پھر بلاوجہ کے تماشوں میں نہ پیسہ ضائع کرے گا نہ وقت ضائع کرے گا۔ نہ بے جا خواہشات کی تکمیل کے لئے ان چیزوں کا ضیاع کرے گا۔

پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:

''پس بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب وہ غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔ خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق کسی دوسرے کو دیتا ہے وہ ذلت کی موت دیکھے گا''۔

فرمایا: ''اب جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں تین گروہ کا ذکر ہے ان تین کا ہی مزہ چکھا دے گا۔ اس میں جو آخر تھے وہ مقدم ہوگئے یعنی ضالّین۔ (یعنی کہ ضالّین جو سورۃ فاتحہ میں آخر میں آتا ہے لیکن یہاں (-) کی مثال دیتے ہوئے آپ فرمارہے ہیں کہ وہ پہلے ہوگئے اور اس بارے میں مثال یہ فرما رہے ہیں کہ) ''(دین) وہ تھا کہ ایک شخص مرتد ہو جاتا تھا تو قیامت برپا ہو جاتی تھی مگر اب (آپ کے زمانے میں) بیس لاکھ عیسائی ہو چکے ہیں۔......

فرمایا کہ ''اس کے بعد اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا گروہ ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے اور خدا کی قدیم سے سنت چلی آتی ہے کہ جب وہ کسی قوم کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ یہ کام نہ کرنا تو اس قوم میں سے ایک گروہ ضرور خدا کی خلاف ورزی کرتا ہے''۔ (جب قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا اب بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کام نہیں کرنا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگ کام کریں گے۔ پہلے اللہ تعالیٰ وارننگ دے رہا ہے کہ تم یہ کرو گے لیکن نہ کرنا کیونکہ اس کی سزا ملے گی۔)

فرمایا: ''کوئی قوم ایسی دکھاؤ کہ جس کو کہا گیا کہ تم یہ کام نہ کرو اور اس نے نہ کیا ہو''۔ (یعنی اگر کسی قوم کو کہا ہے کہ کام نہ کرو تو وہ ضرور کرتے ہیں۔) ''خدا نے یہودیوں کو کہا کہ تحریف نہ کرو''۔ (بائبل میں تورات میں انہوں نے تحریف کی۔) ''قرآن کی نسبت یہ نہیں کہا (کہ تحریف نہ کرو) بلکہ یہ کہا (-) (الحجر:10) غرض دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے گروہ میں داخل کرے۔''

پس اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے گروہ میں داخل ہونے کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے اور مستقل دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ایک یا دو دن کی دعاؤں کی نہیں۔

پھر پاک تبدیلی اور آخرت کی فکر تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی انسان کو آخرت میں سرخرو کرتا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ بھی حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے۔ (خدا کے پیاروں کو بھی تکلیفیں یا پریشانیاں آتی ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہوتی ہے) ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی''۔ فرمایا ''چونکہ وہ دنیا میں ایک نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردّد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں''۔ (اللہ تعالیٰ تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ اپنے ولی کو فوت کرے۔) ''خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دیئے جاتے ہیں اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔'' (دکھ دیئے جاتے ہیں تو اس دکھ میں، تکلیف میں اُن سے بجائے جزع فزع کرنے کے، شور مچانے کے ان کے اعلیٰ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔)

فرمایا کہ ''انبیاء اور اولیاء اللہ کے لئے تکلیف اس قسم کی نہیں ہوتی......جس میں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ انبیاء شجاعت کا ایک نمونہ قائم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اسلام کے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی مگر دیکھو جنگ اُحد میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے۔ اس میں یہی بھید تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت ظاہر ہو جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہو گئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقع نہیں ملا''۔ فرمایا کہ ''ہم اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ صرف اتنے پر وہ مغرور نہ ہو جائے کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا چوری وغیرہ نہیں کرتے''۔ فرمایا کہ ''ان خوبیوں میں تو اکثر غیر فرقہ کے لوگ مشرک وغیرہ تمہارے ساتھ شامل ہیں''۔ (مشرک بھی بہت سارے ایسے ہیں جو ایسی نیکیاں کرتے ہیں ان کے اخلاق بہت اچھے ہیں۔) فرمایا کہ ''تقویٰ کا مضمون باریک ہے اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا اس کے منہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے'' (مثال دے رہے ہیں آپ) ''کہ تُو نے قلم چرایا ہے تو تُو کیوں غصہ کرتا ہے''۔ (اگر کسی پہ کوئی جھوٹا الزام لگا دیتا ہے مثلاً چھوٹا سا الزام ہی ہے کہ میں نے یہاں قلم رکھا تم نے اس کو اٹھا لیا اس پہ دوسرے کو غصہ آ جاتا ہے۔ فرمایا کیوں، غصے کی کیا ضرورت ہے۔) فرمایا کہ ''تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے''۔ (اس چیز پر غصے سے بچنا تو خدا کے لئے ہے۔) ''یہ طیش اس واسطے ہوا کہ رُو بحق نہ تھا۔'' (جو غصہ تمہیں آیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے تمہارا تعلق نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے بعض لوگوں کو ذرا ذرا سی بات پر غصہ آ جاتا ہے۔ اگر اللہ سامنے یاد رہے تو کبھی غصہ نہ آئے۔) فرمایا ''جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آ جائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی فرع ہیں۔ اصل تقویٰ ہے۔'' (اس چیز کو یاد رکھو۔) فرمایا کہ ''اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو''۔ (کسی کو الہام ہو گیا، کسی کو رؤیا ہوا، کوئی سچی خوابیں آ گئیں، کشف ہو گیا) ''بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو۔'' (یہ نہ دیکھو کہ کس کو کیا سچی خوابیں آ رہی ہیں کہ نہیں آ رہیں۔ یہ دیکھو کہ تقویٰ ہے کہ نہیں۔) ''جو متقی ہے اُسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں۔'' (جتنے مرضی کوئی الہام سناتا رہے۔ اگر اس میں تقویٰ نہیں ہے، لوگوں کے حق مار رہا ہے، ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آ جاتا ہے تو وہ چاہے جتنی مرضی سچی خوابیں سنائے کوئی سچی خواب نہیں۔) فرمایا کہ ''ان میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے۔ کسی کے تقویٰ کو اس کے ملہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہاموں کو اس کی حالت تقویٰ سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے تقویٰ کے منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے ہیں سب کا مدعا یہی تھا کہ تقویٰ کی راہ سکھلائیں۔ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ ...... (الانفال:35)'' (اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حقیقی والی جو ہیں وہ متقیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں) ''مگر قرآن شریف نے تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا ہے۔ کمال نبی کا کمالِ اُمّت کو

01-01-2016

چاہتا ہے''۔(نبی کا کمال اس کی اُمّت کے کمال کو چاہتا ہے۔)فرمایا کہ''چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔صلی اللہ علیہ وسلم۔اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہوئے۔ کمالات نبوت ختم ہونے کے ساتھ ہی ختمِ نبوت ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خوارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بنالے۔ (جو خاتم النبیین ہے تو اس خاتم النبیین کو ماننے والے کو خود بھی تقویٰ کے وہ معیار حاصل کرنے چاہئیں جو اعلیٰ ترین معیار ہوں اس لئے فرمایا کہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بناؤ)۔

فرمایا کہ''دیکھو امتحان دینے والے محنتیں کرتے ہیں۔ مدقوق کی طرح بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں''۔(اس طرح پڑھ پڑھ کے بیچارے کمزور ہو جاتے ہیں جس طرح کوئی ٹی بی کا مریض ہو۔)''پس تقویٰ کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ''۔(تقویٰ بھی ایک امتحان ہے اس کے لئے بھی محنت کرنا پڑتی ہے۔)''جب انسان اس راہ پر قدم اٹھاتا ہے تو شیطان اس پر بڑے بڑے حملے کرتا ہے لیکن ایک حد پر پہنچ کر آخر شیطان ٹھہر جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب انسان کی سفلی زندگی پر موت آ کر وہ خدا کے زیر سایہ ہو جاتا ہے۔ وہ مظہر الٰہی اور خلیفۃ اللہ ہوتا ہے۔ مختصر خلاصہ ہماری تعلیم کا یہی ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتوں کو خدا کی طرف لگادے''۔

پھر تقویٰ کے ہی حوالے سے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے''۔(تقویٰ کے ذریعہ سے ہمیں بلاوجہ غصہ جو آجاتا ہے یا بلاوجہ کسی کا غصہ ہمارے پر ہو اس کا مقابلہ کرنا ہے۔)''بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے''۔(کسی کے غصے سے خود مغلوب الغضب نہ ہو جاؤ اور وہی حرکت خود نہ شروع کردو)فرمایا کہ''عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔''(تکبر اور غرور جو ہیں یہ بھی غصے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں)''اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔''(تکبر وغرور ہو تو انسان کو غصہ آتا ہے۔کسی نے کچھ کہہ دیا تو ذرا سی بات پہ غصہ چڑھ گیا۔صرف وجہ یہی ہے کہ اس میں تکبر ہے)فرمایا''کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے''۔فرمایا کہ''میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔(کسی کو کم سمجھیں) خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ڈر ہے کہ یہ حقارت کا بیج بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔''(جو اپنے آپ کو کسی بھی لحاظ سے بڑا سمجھتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ دوسرے کی تحقیر کر رہا ہے اور دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھ رہا ہے اور یہ حقارت سے دوسرے کو دیکھنا، فرمایا کہ ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے)''بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں''۔(بڑا آدمی ہو، امیر آدمی ہو تو بڑے ادب سے ملتے ہیں۔ بڑا عزت احترام کرتے ہیں)''لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔''(کسی مسکین اور غریب آدمی کی بات کو سنے اور بڑے آرام سے سنے، توجہ سے سنے)''اس کی دلجوئی کرے۔اس کی بات کی عزت کرے۔کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔(-)(الحجرات:12) تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق وفُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصول سے نہیں ہوسکتا۔خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ (-)(الحجرات:14)۔''

پھر تقویٰ کے بارے میں جماعت کو مزید نصیحت کرتے ہوئے، اس کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں''(جس قدر قوتیں انسان کو دی ہیں)''وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے۔ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے''۔(ان کو انصاف سے اور جائز جگہ پر استعمال کرنا یہی ان کا صحیح استعمال ہے۔اس سے وہ بہتر ہوتے ہیں۔ نشوونما پاتے ہیں۔ بڑھتے ہیں۔صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔مزید نیکی اجاگر ہوتی ہے۔)فرمایا''اسی لئے (دین) نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا''۔(جنسی قویٰ جو ہیں یا آنکھ جو ہے یہ کسی بدکام کے لئے نہیں دیئے گئے۔آنکھ سے بدنظری کرنے کا نہیں کہا۔ یہ سارے قویٰ دیئے ہیں لیکن فرمایا کہ ان کا جائز استعمال کرو تو تزکیۂ نفس ہوگا)''جیسے فرمایا۔ قَدْ اَفْلَحَ ...... (المؤمنون:2) اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا۔متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا وَاُولٰٓئِكَ ......''۔(یہ اس کی تشریح بیان کر رہے ہیں)''یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ایمان بالغیب لاتے ہیں۔نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔''(لوگ کہتے ہیں نماز میں توجہ نہیں رہتی تو بہتوں کے ساتھ یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ ڈگمگاتی ہے تو اسے کھڑا کرتے ہیں)''خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے سمجھے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں''(پہلے ایمان بالغیب ہوتا ہے آخر پھر وہی ایمان بالغیب جو ہے وہ یقین تک لے جاتا ہے اور)''یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جارہی ہے''۔(یعنی مسلسل کوشش کرنے والے لوگ جو ہیں وہی پھر اس سڑک پر چلتے ہیں جو ہدایت کی طرف لے جانے والی ہے۔)''اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پاچکے ہیں۔اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے''۔(یہ سارا بیان کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں)''سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں''۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے''۔ایک فارسی شعر کا مصرعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔''کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ:

سخن کز دل بروں آید نشیند لا جرم بر دل''

(کہ جو بھی بات دل سے نکلتی ہے وہ دل پر ضرور بیٹھتی اور اثر کرتی ہے۔پس ایک مومن کی ہر بات دل سے نکلنی چاہئے اور دوسروں کے لئے بھی فلاح کا موجب ہونی چاہئے اور یہی پھر اپنی فلاح کا بھی باعث بنتی ہے۔)فرمایا''پس پہلے دل پیدا کرو۔اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو''(اگر دوسروں کے دلوں پر اثر کرنا ہے تو پہلے اپنے اندر عملی طاقت پیدا کرو۔اپنے دل کو پہلے اس قابل بناؤ کہ ساری نیکیاں اس میں قائم ہو جائیں اور پھر ان پر عمل بھی کرو۔)فرمایا''کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچاسکتی۔زبان سے قیل وقال کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔...... کہتے ہیں کہ تکبر، غرور اور بدکاریوں سے بچو مگر جو اُن کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کر لو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دل پر کہاں تک ہوتا ہے۔''

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ کہنے سے پہلے خود عمل کرو۔آپ فرماتے ہیں کہ:

''اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ ...... (الصّف:3) کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور رہوں گے''۔ (تقریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1897ء)

پس اس پر اگر قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرنا ہے تو اس طرف بھی غور کرنا ہوگا۔ پھر اس نصیحت کو خاص طور پر ہمیں چاہئے کہ ہم خود پہلے اپنا جائزہ لیں اور ہر ایک کو لینا چاہئے اور یہ بنیادی نصیحت خاص

01-01-2016

طور پر عہدیداروں کو بھی یادرکھنی چاہئے جو دوسروں سے تو اپنے اندر تبدیلی کی توقع رکھتے ہیں، ان کو نصائح کرتے ہیں لیکن اگر اپنے معاملہ میں ایسی صورتحال پیدا ہو جائے تو بالکل اس کے الٹ کرتے ہیں یا اس میں حیل و حجت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکموں کو اور اس کے رسول کے حکموں کو پھر ثانوی حیثیت دے دیتے ہیں۔ کئی ایسے معاملے سامنے آجاتے ہیں۔

پھر مزید قول و فعل میں تطابق کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ''تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصے میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔''

اور یہی ہمیں حکم ہے کہ آپ کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کریں۔

پھر صرف ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو جماعت کے تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے اور ماں باپ کے لئے بھی ضروری ہے اور جو نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''آجکل کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مس نہیں ہوتا''۔ (کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس طرف صحیح طرح توجہ نہیں پھیرتے۔) ''پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو (دین) کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔'' (کسی فلاسفر کے یا کسی scientist کے خدا کے بارے میں یا دین کے بارے میں اعتراض جب پڑھتے ہیں تو شکوک اور وساوس شروع ہو جاتے ہیں) ''تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔'' فرمایا کہ ''ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے اور ابتدا ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔''

پس والدین کو بچوں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور نوجوانوں کو خود اپنا علم حاصل کرنے کے لئے دینی علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور جماعت احمدیہ میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف، اس کی تفاسیر، اس کثرت سے لٹریچر موجود ہے کہ اس کو اگر پڑھا جائے تو تمام اعتراضات اور وساوس بڑے آرام سے دور ہو جاتے ہیں۔

پھر باہمی اخوت اور اتفاق اور محبت کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر مَیں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہمت اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (مومنوں) کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے''۔ (پھر مقصد پورے نہیں ہوں گے اگر آپس میں اختلافات ہوئے۔ اس لئے اختلافات کو ختم کرو۔ اتحاد پیدا کرو) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو'' (محبت کا تقاضا کیا ہے کہ تم چاہے جانتے ہو یا نہیں جانتے ایک تو اس کے لئے دعا کرو اور دوسرے کسی کو بتائے بغیر اس کے لئے دعا کرو) اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہو''۔ (دوسرے کو نہیں پتا کہ کون کس کے لئے دعا کر رہا ہے لیکن جب اس طرح کوئی کرتا ہے تو فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا ہے) فرمایا ''کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو''۔

فرمایا: ''مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً (-) (آل عمران: 104) یاد رکھو تألیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے (بلکہ فرمایا کہ) وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبق کیا ہے۔ بخل ہے۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔'' (بڑی تکلیف سے آپ فرما رہے ہیں کہ جو بخل بھی رکھتے ہیں۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور اپنے جذبات پر قابو نہیں پاتے۔ ان لوگوں کو فرمایا۔) ''ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روز مہمان ہیں جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخوں کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر اس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔''

چاہے اس کا ظاہر میں کسی کو پتا ہو یا نہ پتا ہو لیکن جو شخص بھی کمزور ہے وہ ان باتوں سے فیضیاب نہیں ہوگا یا پھر ان دعاؤں سے حصہ نہیں پا سکے گا جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے افراد کے لئے کی ہیں۔ پس اس بارے میں ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔

...... (فرمایا کہ) ''اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو اَمّارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے تو یاد رکھو اور دل سے سن لو۔ مَیں پھر ایک بار لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر نہ صرف میری ذات تک بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کامل کی ذات تک پہنچایا ہے...... پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی میں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔ اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔''

پھر قبولیت دعا کی شرائط کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدّ نظر رکھے اور اس کے غناءِ ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان بن جاتی ہیں۔ (ایک روک بن جاتی ہیں) اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہیں''۔

فرمایا ''چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔

تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) (المائدۃ:28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ (وعدہ خلافی کوئی نہیں ہوتی۔) جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (آل عمران:10)۔

پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمانی کا حصہ لے۔‘‘

فرمایا: ’’یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آ سکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونو باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذراسی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا‘‘۔

فرمایا ’’اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا مَیں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، (دین) کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جاوے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا‘‘۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں کو آپ کی خواہش کے مطابق ڈھالنے والے ہوں اور ہمارے قدم ہر آن نیکیوں کی طرف بڑھنے والے قدم ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو ضائع کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ ان دعاؤں کا وارث بنیں جو آپ نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ اس دعا کے ساتھ میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو ہمارے لئے ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بیشمار برکات کا باعث بنائے۔

☆..................☆..................☆..................☆

بقیہ از صفحہ 1: ہفتہ وقف جدید

حیثیت کے مطابق تحریک کر کے آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قدم ہر سال آگے بڑھتا ہے۔ ہر سال وعدہ اور وصولی گزشتہ سال کی ادائیگی سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ جماعت کی یہی روایت ہے۔

☆ ایسے احباب جن کی استطاعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے معاون خاص بننے کی ہو ان کی استطاعت کے مطابق انہیں معاون خاص بننے کی تحریک کریں گو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد دے کر معاونین خاص صف اول میں شمولیت تو ہو جاتی ہے لیکن اگر استطاعت پانچ، دس ہزار یا اس سے زیادہ کی ہو تو استطاعت کے مطابق قربانی زیادہ خیر و برکت کا موجب ہوتی ہے۔

☆ ایسے احباب جن کی استطاعت صف دوم میں شامل ہونے کی ہے انہیں تحریک کی جائے کہ وہ پانچ صد سے ایک ہزار روپیہ تک دے کر معاونین خاص صف دوم میں شامل ہوں۔

☆ جن احباب کے مالی حالات دوران سال اچھے ہوئے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر زائد ادائیگی کی تحریک کی جائے۔

چندہ امداد مراکز نگر پارکر

چندہ امداد مراکز نگر پارکر تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کی ایک اہم مد ہے۔ سب احباب تھوڑی بہت ادائیگی کر کے اس میں ضرور شامل ہوں۔ اس سے نگر پارکر کے علاقہ میں دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کے کام کئے جاتے ہیں۔

دفتر اطفال

دفتر اطفال میں ناصرات، اطفال اور 7 سال سے کم عمر کے بچوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ دو صد روپے (Rs200) یا اس سے زائد حسب توفیق ادائیگی کی تحریک کر کے ننھے مجاہد/ننھی مجاہدہ وقف جدید بنانے کی کوشش کریں۔ اب بہت سے احمدی بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ صد (Rs500) یا ایک ہزار (Rs1000) یا پچاس ہزار (Rs50,000) یا ایک لاکھ روپے (Rs100,000) ادا کر رہے ہیں۔

وصولی سال رواں: کوشش فرمائیں کہ اس ہفتہ میں کم از کم وصولی 1/4 حصہ ہو جائے۔

وصولی بقایا: جو احباب گزشتہ سال کسی مجبوری کے تحت اپنے وعدہ کی بروقت ادائیگی نہیں کر سکے ان سے بھی درخواست کریں کہ وہ اپنے وعدہ جات کے بقایا جات ادا کریں۔ ایسے احباب سے ضرور رابطہ کریں۔

☆ آپ سے یہ بھی گزارش ہے کہ ہماری ذیلی تنظیمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال ہیں۔ درج بالا گزارشات کی روشنی میں مقامی لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ سے تعاون کی درخواست کریں۔

☆ اپنے حلقہ کے مربی یا معلم صاحب سے حسب حالات تعاون کی گزارش کریں۔

وقف جدید کے جملہ مقاصد کے پورا ہونے کیلئے خود بھی دعا کریں اور احباب جماعت کو بھی دعاؤں کی درخواست کرتے رہیں۔

نوٹ:۔ ہفتہ ختم ہونے پر کام کی رپورٹ دفتر وقف جدید مال میں پہنچا دیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ملازمت کے مواقع

۞ پنجاب پولیس کو ٹیلی مواصلات ونگ میں پنجاب کے تمام اضلاع سے پولیس کانسٹیبلان (وائر لیس آپریٹر) کی بھرتی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب جن کی تعلیم 18 سے 25 سال اور تعلیم انٹرمیڈیٹ (سائنس، کمپیوٹر سائنس) یا DAE (الیکٹرونکس / الیکٹریکل / مکینیکل) ہو اپنے متعلقہ ضلعی پولیس ہیڈ کوارٹر سے درخواست فارم بعوض 30 روپے میں حاصل کر سکتے ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 فروری ہے۔ تفصیلات کیلئے پنجاب پولیس کی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

۞ نیشنل اکاؤنٹیبلیٹی بیورو ہیڈ کوارٹر اسلام آباد کو ڈیٹا کنٹرول سپروائزرز، اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹریز، ڈیٹا کنٹرول اسسٹنٹس، سٹینو ٹائپسٹس، ڈی ای او، یو ڈی سی اور ایل ڈی سی کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و درخواست فارم حاصل کرنے کیلئے وزٹ کریں:

www.nts.org.pk

۞ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ (گورنمنٹ آف پاکستان) کو سینئر ایپڈیمیالوجسٹ، ڈسٹرکٹ ایپڈیمیالوجسٹ، سرویلینس / میڈیکل آفیسر، ایڈمن آفیسر، ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ویکسی نیشن، ڈیٹا اینالسٹ، سٹینو گرافر، کمپیوٹر آپریٹر، اسسٹنٹ ایڈمن، اسسٹنٹ اکاؤنٹس، سٹور کیپر، لیب ٹیکنیشن، ایل ڈی سی اور فوگ مشین آپریٹر کی ضرورت ہے۔

۞ آفس آف دی ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل کو سٹینو ٹائپسٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر اور جونیئر آڈیٹر کی ضرورت ہے۔

۞ پاور سٹیشن تربیلا/واپڈا کو اے ایس اے، لفٹ اٹینڈنٹ، میسن، پلمبر، پمپ آپریٹر، ٹیلی فون لائن مین، کارپینٹر، ریگر، سٹور کیپر اور بس کنڈکٹر کی ضرورت ہے۔

۞ ICI پاکستان لمیٹڈ کو اپنے سوڈا ایش پلانٹ کیلئے کیمیکل پلانٹ آپریٹر، الیکٹریکل ٹیکنیشن اور انسٹرومنٹ ٹیکنیشن کے ٹریڈز میں اپرنٹس شپ کے خواہشمند افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ سٹیٹ بینک آف پاکستان کو اکنامک اینالیسٹس ٹریننگ سکیم (EATS) کیلئے اہلیت پر پورا اترنے والے افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و درخواست فارم پر دستیاب ہیں۔

www.sbp.org.pk

۞ سینٹ آف پاکستان کو کلرکس آف پارلیمنٹ پروگرام کے تحت 16 سال یا اس سے زیادہ تعلیمی قابلیت رکھنے والے افراد سے انٹرن شپ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ لاہور کے قریب واقع ایک ٹیکسٹائل ملز کو تجربہ کار لیبر آفیسر، آفس اسسٹنٹ (تعلیم گریجوایشن)، سکیورٹی سپر وائزر (ریٹائرڈ جونیئر کمیشنڈ آفیسر) اور سکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو مطلوبہ معیار پر پورا اترتے ہوں اپنی CV's دیئے گئے ای میل ایڈریس پر بھیجیں۔ nstsaa@yahoo.com

۞ راولپنڈی میں واقع ایک ادارے کو مارکیٹنگ اسسٹنٹ، اکاؤنٹ اسسٹنٹ، آٹو مکینکس ڈینٹر اور کار واش / سروس کیلئے سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی CV's اس ای میل پر بھیجیں۔ tariq.fuaad@gmail.com

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 31 جنوری 2016ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات
بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

الحمید جدید ہومیو سٹور
جرمن فرانس ادویات اور دیگر سامان ہومیوپیتھی
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 9 فروری

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:52
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	22 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	9 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 300 4146148
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارز جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489
03007988298

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 فروری 2016ء

7:40 am	خطبہ جمعہ 19 مارچ 2010ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء

VINYL CENTER
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Ceiling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com
Interiors
A Faizan Butt

”داخلہ نرسری کلاسز 2016ء“
الصادق اکیڈمی ربوہ
☆ الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 13 فروری 2016ء سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
☆ جونیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2016ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کیلئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہوگی۔
☆ داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔
☆ مزید معلومات کیلئے فون پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی
فون: 6214434,6211637

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
==============
After Study get P.R
Only With IELTS
or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern®
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب ۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا ۔ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

Shaheen Reisen
Cheap airtickets worldwide!
Authorised Travel Agency
آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اِعتماد شاہین ٹریول سروس سے دُنیا بھر کے کِسی بھی مُلک سے سفر کرنے والوں کے لئے جدید الیکٹرونک طریقہ کار سے ہوائی ٹکٹ آپ اپنے گھر بیٹھے ہی فوراً حاصل کریں۔ نیز UK سے بذرِیعہ کار DOVER سے CALAIS آنے والوں کے لئے FERRY کی بُکنگ کروائیں مذید معلومات کے لئیے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ
Arshad Ahmad Shahbaz
-Chief Executive-
Fon: 06151 - 36 88 525
Fax: 06151 - 36 88 526
Notruf: 06151 – 35 333 46

info@shaheenreisen.de / www.shaheenreisen.de / Adresse: Martinstr. 87 - 64285 Darmstadt - Germany
Bankverbindung:Shaheen Reisen- IBAN-Code: DE58500100600584625606- BIC-Code: PBNKDEFF

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونینزا، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

لوٹ سیل میلہ 50%off
لیڈیز اور بچگانہ سلیپرز صرف -/100 روپے میں اور سینڈلز صرف -/200 روپے میں حاصل کریں۔
آفر محدود مدت کیلئے ہے۔
باٹا شوز شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ